

Published:
March 24, 2026

The Bedrock of Şufiyyah Reasoning: A Study of Writings Devoted to the Month of Ramaḍān

صوفیہ کے مستندات کی اساسیات: ماہ رمضان پر تحریرات کا اجمالی مطالعہ

Prof. Dr. Humayun Abbas

Dean, Faculty of Islamic & Oriental Learning, Govt. College University, Faisalabad

Email: drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

Abstract

In Islamic teachings, fasting is not merely the abstention from food and drink; rather, it is a practical discipline of renouncing all, and turning away from everything besides Him. During this sacred month, the sālik (spiritual seeker) adorns his outward being with adherence to the Sharī'ah (Divine Law), while illuminating his inner self through remembrance of Allāh, meditation, and spiritual striving. Fasting serves as an effective means to subdue Nafs al-Ammārah: the rebellious inclinations of the commanding self and to prepare the heart for the reception of the lights of divine gnosis. Thus, the Şufiyyah regard this month as a special opportunity to attain the stations of Ehsan, according to Şufiyyah, Ramadan is seen as a special season of nearness to God, wherein every moment is filled with mercy, forgiveness, and divine manifestations. People of the heart turn their entire attention away from worldly attachments and direct it toward the True Beloved, filling their hearts with sincerity, devotion, and love of and for Allāh. In their view: Şufiyyah, fasting is a spiritual journey that leads a person to the negation of the ego and the recognition of the Allāh (Ultimate Reality), in which lies true success. Thus, for the Şufiyyah, Ramadan becomes a spiritual garden wherein the servant strengthens his bond with the Lord with profound depth and sincere devotion.

Keywords: Ramaḍān, Şufiyyah, Sālik , Taşşuwuf , Dr Humayun Abbas

صوفیائے کرام نے فکری ریاضت قرآن و حدیث کے چشمہ ہائے صافی سے کی ہے۔ ان کے دروس و تحریرات کی اساس یہ ہی تھے۔ قرآنی آیات کی تفسیر اور احادیث کی تعبیرات اور ان سے دروس و عبرت کا استنباط ”صوفی ادب“ کا نمایاں باب ہے۔ رمضان المبارک مقدس ماہ ہے جس کی تاثیر روحانی دوسرے مہینوں سے مختلف ہے۔ جب اس تاثیر کو صفا کے قلب کے حاملین محسوس کر کے اظہار کریں گے تو وہ یقیناً عامۃ الناس سے مختلف ہوگی۔ یہاں تین صوفیہ کتب سے رمضان المبارک کے بارہ میں ان کی آراء کا جائزہ لیا جائے گا۔

Published:
March 24, 2026

کشف المحجوب بر صغیر میں فارسی کی پہلی نمایاں کتاب ہے۔ اس کے مؤلف غزنی سے لاہور تشریف لائے۔ یہ کتاب تصوف کی امہات کتب میں شمار ہوتی ہے۔ حضرت شیخ علی ہجویری (م: 465ھ) نے ”کشف حجاب ہفتم“ میں روزہ کا ذکر کیا ہے اور آغاز آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ“² سے کیا ہے اور فوری بعد ”الصوم لي وانا اجزي به“ سے کیا ہے۔ اسی طرح شہاب الدین سہروردی (م: 632ھ) کی عوارف المعارف³ ایسی کتاب ہے کہ خانقاہوں میں اس کا درس دیا جاتا رہا، اس کے باب نمبر 39، 40 اور 41 میں روزہ سے متعلقہ مباحث ذکر کئے ہیں۔ باب 39 کا آغاز ”صبر نصف ایمان اور روزہ نصف صبر ہے“ سے کیا ہے۔ اور پھر دیگر احادیث اور صبر سے⁴ متعلقہ آیات نقل کی ہیں۔ صوفی ادب میں مکتوبات کا جب بھی ذکر آتا ہے تو ”مکتوبات امام ربانی“ کی طرف ذہن فوری جاتا ہے۔ حضرت امام ربانی (م: 1031ھ) نے تین مکتوبات میں روزہ اور اس سے متعلقات پر تفصیل سے لکھا باقی مکتوبات میں بھی اشارات موجود ہیں مگر یہاں ان تین کو پیش نظر رکھا جائے گا۔ دفتر اول کے مکتوب 4 میں رمضان شریف کے فضائل تحریر کئے ہیں اور رمضان و قرآن کے تعلق کو واضح کرنے کے لئے ”شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ“⁶ نقل کی۔ اسی دفتر کے مکتوب 45 میں مختلف احادیث کے مفاہیم نقل کرنے کے علاوہ بعض اسرار و حکم درج کئے ہیں۔ اسی دفتر کے مکتوب 162 میں ماہ رمضان کی فضیلت، قرآن سے مناسبت اور کھجور سے افطاری جیسے معاملات ذکر کئے ہیں۔

” شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ “ کے حوالہ سے رمضان اور قرآن کے تعلق کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

”اس مبارک مہینے کو قرآن مجید کے ساتھ جو کہ تمام ذاتی و شیوئی کمالات کا جامع ہے اور اس دائرہ اصل میں داخل ہے جس میں کسی غلیت اور فرعونیت کو دخل نہیں ہے اور قابلیت اولیٰ یعنی حقیقت محمدیہ اس کا ظل ہے“⁸ جس کو کامل مناسبت حاصل ہے اور اسی مناسبت سے قرآن کا نزول اس ماہ میں ہوا۔⁹

یہ جامع البرکات مہینہ ہے اسی مناسبت سے آپ لکھتے ہیں:

1- کشف المحجوب کا تعارف اور مندرجات کی عصری اہمیت کے لئے ملاحظہ فرمائیں: شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، معارف کشف المحجوب، لاہور: پروگریسو بکس۔

2- البقرة: 138

3- عوارف المعارف کے تعارف کے لئے اردو ترجمہ کا مقدمہ از شمس بریلوی ملاحظہ فرمائیں۔

4- الصبر نصف ایمان والصوم صف الصبر کے الفاظ کے ساتھ قوت القلوب، کتاب الصیام (جلد اول، ص: 132) میں یہ روایت آئی جبکہ والصوم نصف الصبر کے الفاظ مستدام (رقم الحدیث: 18287) میں آئے اور الصبر نصف ایمان کو امام نے مستدرک (رقم الحدیث: 3666) میں نقل کیا۔

5- مکتوبات امام ربانی پر ہونے والے کام اور تعارف کے لئے ملاحظہ فرمائیں: شمس، ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس، مکتوبات امام ربانی کے ماخذ، لاہور: تحقیقات

6- البقرة: 185

7- البقرة: 185

8- ان اصطلاحات کی وضاحت کے لئے ملاحظہ فرمائیں: مجددی، محمد سعید، البينات شرح مکتوبات، جلد اول، ص: 189-246

9- دفتر اول، مکتوب: 4

Published:
March 24, 2026

”اور اسی مناسبت کی وجہ سے یہ مہینہ بھی تمام بھلائیوں اور برکتوں کا جامع ہے جو برکت اور بھلائی تمام سال میں جس کسی شخص کو اور جس راستہ سے بھی پہنچتی ہے وہ اس عظیم الشان ماہ مبارک کی برکتوں کے بے پایاں سمندر کا ایک قطرہ ہے اور اس ماہ مبارک میں دل جمعی کا حاصل ہونا تمام سال کی جمعیت حاصل ہونے کا سبب ہے اور اس ماہ مبارک کا تفرقہ تمام سال کے تفرقہ کا سبب ہے“¹⁰۔

ایک دوسرے مکتوب میں اسی نقطہ نظر کو ان الفاظ میں بیان کیا:

”پس اس ماہ مبارک کی تمام خیرات و برکات ان کمالات ذاتیہ کا نتیجہ ہیں جن کی جامع شان کلام ربانی ہے اور قرآن مجید اس شان جامع کی تمام حقیقت کا حاصل ہے لہذا اس ماہ مبارک (رمضان) کو قرآن مجید کے ساتھ مناسبت کلی حاصل ہے کیونکہ قرآن مجید تمام کمالات کا جامع ہے اور یہ مہینہ ”جامع جمع خیرات“ یعنی ان تمام نیکیوں کا جامع ہے جو کہ ان کمالات کے نتائج و ثمرات ہیں اور یہی مناسبت اس ماہ مبارک میں قرآن مجید کے نزول کا باعث ہوئی ”شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ“¹¹ (رمضان وہ ماہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا) اور شب قدر جو اسی ماہ کا خلاصہ اور لب لباب ہے (وہ رات گویا) اس کا مغز ہے اور یہ مہینہ اس کے پوست کی مانند ہے پس جو شخص اس مہینہ کو جامعیت (یعنی تمام فرائض کو بخشن و خوبی) کے ساتھ گزارے گا وہ اس کی تمام خیر و برکت سے مالا مال ہوگا اور (ان شاء اللہ) تمام سال جمعیت و اطمینان سے گزرے گا اور خیر و برکات کے ساتھ بہرہ اور ہوتا رہے گا ”وَفَقْنَا لِلَّهِ سُبْحَانَ الْخَيْرَاتِ وَالْبَرَكَاتِ فِي هَذِهِ الشَّهْرِ الْمُبَارَكِ وَرَزَقْنَا اللَّهُ سُبْحَانَ النَّصِيبِ الْأَعْظَمِ“ اللہ تعالیٰ ہم کو اس ماہ مبارک مہینے کی خیر و برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کا بڑا حصہ نصیب فرمائے۔ (امین)“¹²۔

حضرت شیخ علی ہجویری نے ”الصوم لی وانا جزئی بہ“¹³ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا: ”اس لئے کہ روزہ باطنی عبادت ہے ظاہر سے اس کا کوئی تعلق نہیں کسی دوسرے کو اللہ کے بغیر اس عبادت کا علم نہیں ہو سکتا اس کی جزا بے پایاں ہے اور کہتے ہیں (دخول بہشت خلق را بہ رحمت است و در جت بہ عبادت و خلود بہ جزای) کہ جنت میں مخلوق اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص کی وجہ سے داخل ہوگی اور درجات عبادت کے طفیل اور جنت میں ہمیشہ قیام روزہ کی برکت سے ہوگا یہ اس لئے کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہے کہ روزے کی جزائے جزیل میں ہی ہوں“¹⁴۔

¹⁰۔ دفتر اول، مکتوب: 4

¹¹۔ البقرہ: 185

¹²۔ مکتوب: 162

¹³۔ صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ یریدون ید لوکلام اللہ، رقم الحدیث: 7492

Published:

March 24, 2026

حضرت سہروردی اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”روزہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سے اس لئے متعلق فرمایا کہ روزے میں اخلاقِ صمدیت موجود ہیں۔ روزہ ایک ایسا پوشیدہ عمل ہے جس سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اور آگاہ نہی ہوتا ایسا بنا پر بعض بزرگوں نے ”الساخون“ (سورۃ التوبہ: 112) سے جو قرآن کریم میں وارد ہوا ہے ”روزہ“ مراد لیا ہے¹⁵ کہ صائم اپنی بھوک اور پیاس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سیر و سیاحت کرتا ہے۔“¹⁶

صوفیہ نے نبوی حکم کہ سحری میں تاخیر اور افطاری میں تعجیل کی حکمتوں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اسی طرح کھجور سے افطاری کی حکمت پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ حضرت محمد الفیثانی نے مکتوب 45 میں ان امور کے علاوہ تراویح کا ذکر بھی اس طرح کیا:

”اور افطار میں جلدی کرنا اور سحری کھانے میں تاخیر کرنا سنت ہے اور اس بارے میں آنسور علیہ الصلوٰۃ والسلام مباہلہ (یعنی بہت تاکید) فرماتے تھے۔ اور شاید سحری کھانے میں تاخیر اور افطار میں جلدی کرنے میں اپنے عاجز و محتاج ہونے کا اظہار ہے جو کہ بندگی کے مقام کے مناسب ہے اور کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا سنت ہے۔ اور (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) افطار کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ”ذهب الظماء و ابتلت العروق و ثبت الاجران شاء اللہ تعالیٰ“¹⁷ (یعنی پیاس دور ہوگئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا ان شاء اللہ تعالیٰ) اس ماہ مبارک میں نماز تراویح کا ادا کرنا اور نماز تراویح میں قرآن مجید کا ختم کرنا سنتِ موکدہ ہے اور اس سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں

”وقفنا اللہ سبحانہ بحرمة حبیبہ علیہ و علی الہ الصلوٰۃ و التسلیمات و التہیات“

اللہ سبحانہ اپنے حبیب علیہ و علی الہ الصلوٰۃ و التسلیمات و التہیات کے طفیل ہم کو ان کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔“¹⁸

ایک دوسرے مکتوب میں اس ماہ کے دن اور رات کی فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے بھی سحری میں تاخیر اور افطاری میں تعجیل پر نہایت نفیس نکتہ بیان کیا ہے، آپ لکھتے ہیں:

”جو برکتیں اس ماہ مبارک کے دنوں سے وابستہ ہیں وہ اور ہیں اور جو برکتیں اس کی راتوں سے تعلق رکھتی ہیں وہ اور ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ روزہ کے افطار میں جلدی کرنا¹⁹ اور سحری میں تاخیر کرنا فضلِ اولیٰ ہونے کا حکم اسی حکمت کی وجہ سے ہو، تاکہ دنوں و قوتوں کے اجزا کے درمیان پوری طرح امتیاز ہو جائے۔“²⁰

¹⁴ - کشف المحجوب، ص: 469

¹⁵ - ملاحظہ فرمائیں: ابن کثیر، عماد الدین ابی اللہ اسماعیل، تفسیر القرآن العظیم، جمعیت احیاء التراث الاسلامی، کویت، جلد اول، ص: 213

¹⁶ - عوارف المعارف، باب التاسع والثلاثون فی فضل الصوم وحسن اثره، ص: 193

¹⁷ - ابوداؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب القول عند الافطار، رقم الحدیث: 2357

¹⁸ - مکتوب: 45، ص: 118-119

¹⁹ - مسند احمد، رقم الحدیث: 8342/22703

کھجور سے افطاری کے حکم پر ان الفاظ میں روشنی ڈالی ہے:

”حضرت رسالت خاتمت علیہ الصلوٰۃ والسلام والتمحیہ نے فرمایا: ”اذا افطر احدکم فلیفطر علی ترفانہ برکتہ“²¹ (جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اس کو کھجور سے افطار کرنا چاہیے کیونکہ اس میں برکت ہے) آج آنسور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھجور سے روزہ افطار کرتے تھے اور کھجور میں برکت کی وجہ یہ ہے کہ اس کا درخت نختہ کہلاتا ہے²² جو اپنی جامعیت اور صفت اعدلیت (سب سے زیادہ انصاف کرنے والا) کے لحاظ سے انسان کی طرح مخلوق ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نختہ کو بنی آدم کی عمر (پھوپھی) فرمایا ہے کیونکہ وہ طینت آدم (آدم کی بقیہ مٹی) سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے: ”اگر مواتکم النختیۃ فانھا خلقت من بقیۃ طینۃ ادم“²³ (یعنی اپنی پھوپھی یعنی درخت خرما کی تعظیم کرو کیونکہ وہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بقیہ مٹی سے پیدا کی گئی ہے) اور ہو سکتا ہے کہ اس کا نام ”برکت“ اسی جامعیت کے اعتبار کی وجہ سے رکھا گیا ہو۔ لہذا اس کے پھل یعنی کھجور سے افطار کرنا صاحب افطار کا جزو بن جاتا ہے اور درخت کی حقیقت جامعہ اور جزئییت کے اعتبار سے اس کے کھانے والے کی حقیقت کا جزو بن جاتی ہے اور اس کا کھانے والا اس اعتبار سے ان بے شمار کمالات کا جامع ہو جاتا ہے جو اس کھجور کی حقیقت جامعہ میں مندرج ہیں۔

یہ مطلب اگرچہ اس کے مطلق کھانے میں بھی حاصل ہو جاتا ہے لیکن افطار کے وقت جو روزہ دار کے شہوات مانعہ اور لذات فانیہ سے خالی ہونے کا وقت ہے اس کا کھانا زیادہ تاثیر رکھتا ہے اور یہ مطلب کامل اور پورے طور پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور یہ جو آنسور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ”نعم سحور المؤمن التمر“²⁴ (مومن کی بہترین سحری تمر (کھجور) ہے) اس اعتبار سے ہو سکتا ہے کہ اس کی غذا میں جو صاحب غذا کا جزو بن جاتی ہے اس غذا کی حقیقت کے ذریعے سے اس صاحب غذا کی حقیقت کی تکمیل ہے نہ کہ اس کی غذا کی حقیقت، اور جب یہ مطلب روزہ میں مفقود ہے تو اس کی تلافی کے لیے تمر (کھجور) کی ظہور پر بھی ترغیب فرمائی کہ گویا اس کا کھانا تمام ماکولات کے کھانے کا فائدہ رکھتا ہے اور اس کی برکت جامعیت کے اعتبار سے افطار کے وقت تک رہتی ہے۔ اور غذا کا یہ فائدہ جو مذکور ہو چکا ہے اس تقدیر پر مرتب ہوتا ہے کہ وہ غذا تجویز شرعی کے مطابق واقع ہو اور شرعی حدود سے سر مو تجاوز نہ ہو اور نیز اس فائدہ کی حقیقت اس وقت میسر

²⁰۔ دفتر اول، مکتوب: 4

²¹۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، کتاب الزکاة، رقم الحدیث: 658

²²۔ صحیح البخاری، کتاب العلم، رقم الحدیث: 72

²³۔ مسند ابی یعلیٰ، مسند علی بن ابی طالب، رقم الحدیث: 455۔ محقق حسین سلیم اسدے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

²⁴۔ ”نعم لسحور التمران“، الفاظ سے مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب ما جاء فی السحور، رقم الحدیث: 4844/صحیح الجامع الصغیر، زیادہ، رقم الحدیث: 6772

Published:
March 24, 2026

ہوتی ہے جبکہ اس کا کھانے والا سورج سے گزر کر حقیقت تک جا پہنچا ہو اور ظاہر سے باطن تک پہنچ گیا ہو تاکہ غذا کا ظاہر اس کے ظاہر کو مدد دے اور غذا کا باطن اس کے باطن کو مکمل کر دے ورنہ صرف ظاہری امداد ناقص ہے بلکہ اس کا کھانے والا عین کمی میں ہے۔

سعی کن تالقہ راسازی گمر

بعد ازاں چنداں کہ می خواہی بخور²⁵

(بنالقیے کو کوشش سے تو گوہر، پھر اس کو کھا برابر سیر ہو کر)

جلدی افطار کرنے اور سحری دیر سے کھانے میں حکمت یہی ہے کہ صاحب صاحب غذا کی غذا سے تکمیل ہو جائے۔²⁶ صوم و افطار کے اطوار پر بھی کتب تصوف میں مباحث مذکور ہیں۔ صائم الدہر، صوم وصال، صوم داودی،²⁷ وغیرہ پر روشنی ڈالی اسی طرح مختلف ایام میں روزوں کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ شیخ سہروردی عوارف میں صوم داودی کے متعلق لکھتے ہیں:

”بعض مشائخ کا معمول یہ رہا ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے ”کہ میرے بھائی (حضرت) داؤد علیہ السلام کے روزے بہترین روزے تھے جو ایک رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔“²⁸ اس طریقے کو مشائخ کرام کی اکثریت نے پسند کیا ہے تاکہ اس طریقہ کو اپنا کر انسان صبر و شکر دونوں حالتوں میں رہے۔ بعض مشائخ کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ دو دن روزے سے رہتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے یا ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن بغیر روزے کے رہتے، کچھ حضرات صرف پیر جمعرات²⁹ اور جمعہ کو روزہ رکھتے تھے جیسا کہ منقول ہے شیخ سہل بن عبد اللہ پندرہ دن میں صرف ایک بار کچھ کھاتے تھے (باقی ایام میں مسلسل روزہ دار رہتے) اور رمضان شریف کے پورے ماہ میں صرف ایک بار کھاتے اور سادہ پانی سے افطار کرتے تاکہ سنت کا اتباع ہو سکے۔“³⁰

صوم داؤدی پر مشائخ کے عمل کا ذکر سید ججویری نے یوں کہا:

”میرا مشاہدہ ہے کہ وہ صوم داؤدی بھی رکھتے تھے، اس روزے کو سرکار رسالت مآب ﷺ نے ”خیر الصیام“ فرمایا ہے۔“³¹

²⁵۔ دیوان حافظ، ص: 496

²⁶۔ مکتوب: 162

²⁷۔ اسے ”اندل الصیام“ بخاری (3418) اور ”احب الصیام“ بخاری (1131) کہا گیا ہے۔

²⁸۔ صحیح الترغیب والترہیب، رقم الحدیث: 1051

²⁹۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے اعمال جب پیش کئے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔ سنن الترمذی، رقم الحدیث: 747/

صحیح مسلم، رقم الحدیث: 2565

³⁰۔ عوارف المعارف، الباب الاربعون، ص: 195

³¹۔ کشف المحجوب، ص: 470

Published:

March 24, 2026

صوم وصال³² پر ایک لطیف رائے شیخ ججویری نے بایں الفاظ دی:

”جاننا چاہئے کہ وصال کے روزے رکھنا اگر خداوند تعالیٰ کے فرمان کی بجا آوری میں خلل پیدا نہ کریں تو یہ کرامت ہیں اور کرامت خواص کے لئے ہے عوام کے لئے نہیں۔ جب اس کا حکم نہیں تو اس کا حکم بھی درست نہیں آتا۔ اگر کرامت کا اظہار عام ہوتا تو ایمان بھی ایک جبری شے ہوتی اور معرفت پر عارفوں کو کوئی ثواب نہ ہوتا۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب معجزہ تھے اس لئے آپ نے وصال کے روزے کھلے بندوں رکھے لیکن اہل کرامت کو ان کے اظہار کی ممانعت کر دی۔ کیونکہ کرامت کے لئے شرط اخفاء ضروری ہے۔ معجزے کے لئے اظہار ضروری ہے۔ یہ معجزے اور کرامت میں واضح فرق ہے۔ اہل ہدایت کے لئے اس قدر ہی دلیل کافی ہے۔“³³

مختلف ایام کے روزوں پر شیخ سہروردی نے لکھا:

”بہت سے مشائخ کرام ایام بیض کے روزے رکھنا پسند فرماتے تھے یعنی مہینے کے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ³⁴ کو روزے رکھتے تھے، روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر بھیجا گیا (جنت سے زمین پر ان کا ہبوط ہوا) تو معصیت اور رب کی نافرمانی کے اثر سے ان کا تمام جسم سیاہ پڑ گیا تھا پس انہوں نے اللہ سے توبہ کی اور جب ان کی توبہ قبول ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم دیا چنانچہ ہر روز (روزے کی برکت سے) ان کے سیاہ جسم کا 1/3 حصہ سفید ہو جاتا تھا تا اینکه ایام بیض کے تین روزوں پر ان کا تمام جسم سفید ہو گیا۔

بعض مشائخ ماہ شعبان³⁵ کے نصف اول کے تمام دنوں کے روزے رکھنا اور نصف آخر میں نہ رکھنا پسند فرماتے تھے، اگر کوئی شخص ماہ شعبان اور رمضان کو اپنے روزوں سے ملا دے (پورے ماہ شعبان کے نقلی روزے رکھے اور پھر رمضان کے فرض روزے رکھے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے)۔ لیکن اگر کوئی شخص تمام ماہ شعبان کے روزے نہ رکھ سکے تو رمضان شریف سے ایک دن یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے (یعنی ایک دو روزے رکھ کر رمضان کے روزوں سے نہ ملائے) اسی

³²۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب فی الوصال، رقم الحدیث: 2360

³³۔ کشف المحجوب، ص: 368-369

³⁴۔ صحیح الترغیب والترہیب، رقم الحدیث: 1040

³⁵۔ حضرت اسامہ بن زید نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو کسی اور مہینے میں روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنے آپ شعبان میں رکھتے، آپ نے فرمایا یہ مہینہ ہے جس میں لوگ نافل ہوتے ہیں یہ رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش کئے جائیں تو میں روزے سے ہوں۔

صحیح الترغیب والترہیب، رقم الحدیث: 1022

Published:
March 24, 2026

طرح بعض بزرگوں نے تمام رجب کے روزے رکھنا مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ اس طرح رمضان کے روزوں پر برتری کا پہلو نکلتا ہے۔ البتہ ذی الحجہ 36 کے اور محرم کی 10 تاریخ کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ اسی طرح اشہر حرام (رجب) میں جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کو روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے، جس نے شہر حرام (رجب) کے تین دنوں یعنی جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کو روزہ رکھا تو وہ سات سوسال جہنم سے دور ہو گیا۔“³⁷

اور شیخ جویری لکھتے ہیں:

”حضرت جنید نے فرمایا کہ روزہ نصف طریقت ہے۔ میں نے ایسے مشائخ کو دیکھا ہے جو ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ میں نے ایسے مشائخ کو دیکھا جو صرف ماہ رمضان میں ہی روزہ رکھتے یہ محض روزے کے ثواب کی خاطر ایسا کرتے لیکن دوسری جماعت ترک اختیار اور ترک ریاء کی خاطر ایسا کرتی میں نے ایسے حضرات بھی دیکھے ہیں جو روزہ رکھتے تو کسی کو معلوم نہ ہوتا جب کھانا سامنے آتا تو کھالیتے یہ سنت نبوی ﷺ سے موافق تر طریقہ ہے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ جب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے ہاں تشریف نہ لائے تو انہوں نے کہا ہم نے آپ کے لئے حیس تیار کیا ہے (حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور، گھی اور ستوؤں سے تیار کیا جاتا ہے) حضور ﷺ نے فرمایا میں نے روزے کا ارادہ کیا تھا لیکن لاؤ میں اس کے بدلے کسی اور دن روزہ رکھ لوں گا۔ میں نے ایسے بزرگوں کو بھی دیکھا ہے جو ایام بیض میں (چاند کی تیرہ، چودہ، پندرہ) اور عاشوراء کے روزے بھی رکھتے تھے وہ ماہ ورجب، ماہ شعبان اور ماہ رمضان کے روزے بھی رکھتے تھے“³⁸

صوم وصال پر تبصرہ کرتے ہوئے شیخ جویری لکھتے ہیں:

”جب آپ نے صوم وصال رکھنا شروع کیا تو صحابہ کرام نے آپ کی موافقت میں ایسا کرنا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا تم وصالی روزے نہ رکھو۔ (انی لست کا حد کم انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی) میں تو کسی کی طرح بھی نہیں ہوں۔ میں اپنے پروردگار کے ہاں رات گزارتا ہوں وہی مجھے کھلاتا ہے وہی مجھے پلاتا ہے یعنی میں تمہاری طرح نہیں ہوں میرے لئے تو حق تعالیٰ کی طرف سے ہر رات کھانے پینے کی چیزیں فرشتے لے آتے ہیں۔ اس لئے صاحب مجاہدہ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ممانعت ازراہ شفقت ہے ممانعت تحریری نہیں ہے۔ ایک (جماعت) گروہ کہتا ہے کہ صوم وصال رکھنا خلاف سنت ہے کیونکہ وصال حقیقت کی رو سے از خود محال ہے کیونکہ جب دن گزر گیا تو رات کو روزہ نہ رہا اور جب تک روزہ کو رات سے نہ ملائیں وصال نہیں ہوتا۔“³⁹

³⁶۔ یوم عرفہ کے روزہ کے لئے صحیح الترغیب والترہیب، رقم الحدیث: 12113/ سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث: 1731، عاشوراء کے روزہ کے بارہ میں صحیح مسلم، رقم الحدیث: 1162 میں فضیلت

آئی۔ محرم کے روزہ کو ”افضل الصیام“ کہا گیا، صحیح مسلم، رقم الحدیث: 1163

³⁷۔ عوارف المعارف، باب الاربعون فی اختلاف احوال الصوفیہ بالصوم والافطار، ص: 196-197

³⁸۔ کشف المحجوب، ص: 469-470

³⁹۔ کشف المحجوب، ص: 472

Published:
March 24, 2026

شیخ شہاب الدین سہروردی کے باب 41 میں روزے کے آداب اور اس کی اہمیت پر ہے۔ اس باب کا آغاز ہی وہ ان الفاظ سے کرتے ہیں:
”روزہ کے آداب کے سلسلہ میں صوفیہ کرام کا نصب العین یہ رہا ہے کہ ظاہر و باطن کا ضبط اور اعضاء جوارج کو گناہوں سے باز رکھنا، جس طرح کھانے سے نفس کو روکا جائے اسی طرح نفس کو افطار کے اہتمام سے باز رکھا جائے“⁴⁰

یہاں شیخ نے ایک اصولی نکتہ یہ بیان کیا کہ:

”نفس کو تمام افعال و اقوال میں ”بقدر ضرورت“ پر اکتفا کا عادی بنایا جائے“⁴¹

روزہ کا ذکر کرتے ہوئے شیخ ججویری اور عارف سہروردی نے بھوک کے حوالہ سے دینی اور طبی نقطہ نظر سے وضاحت بھی کی ہے۔

یہ اقتباس ظاہر کرتا ہے کہ صوفیہ نے دینی امور میں ”عبادت و معمولات“ کی روح کو اجاگر کرنے پر زور دیا ہے۔ وہ ”رسم“ کی بجائے ”روح“ پر دستک دیتے ہیں۔ ان کی تعبیرات و اقوال کے پس منظر میں نصوص ہوتی ہیں۔

اس مضمون میں صوفیہ کے بیان کردہ نکات کے پس منظر میں قرآن و حدیث کا ذخیرہ ہے۔ صوفیہ نے اس ذخیرہ میں اپنے پر خلوص عمل اور تقویٰ کی بنیاد پر اسرار و حکم اور اپنی تحقیقات کا اضافہ کیا ان اقوال کو اسی نظر سے دیکھا جائے جس سے مفسرین و محدثین کی آراء کو دیکھتے ہیں۔ اس مقالہ میں اکثر احادیث کی تخریج اسی لئے کی گئی ہے کہ اندازہ ہو صوفیہ کی تحقیقات کے مصادر بھی وہی ہیں جو علوم دینیہ کے دیگر میادین کے ہیں۔ صوفیہ نے ان میں اپنے نادر نکات و تحقیقات کا اضافہ کیا ہے۔ پہلی دس صدیوں کی تین امہات کتب کے مطالعہ کا یہ ہی حاصل ہے۔

⁴⁰۔ عوارف المعارف، الباب الحادی الاربعون، فی آداب الصوم و صحامہ، ص: 197

⁴¹۔ ایضاً